

الفضل
قادیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَبَشِّرِ الصّٰلِحِیْنَ اَنْ یُّدْعُوْا لِحُزْنِهِمْ
وَقُلْ اَنْتُمْ لِنُفْسِیْمْ

جسٹریوٹ
۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل الاجتار

فی پرچہ
قادیان

تیسری سالانہ
ششماہی
سامانی
تیسری سالانہ
ششماہی
سامانی

جسٹریوٹ
۸۳۵

جماعتِ محمدیہ کا مسلمانوں میں (۱۹۱۳ء میں) حضرت زین العابدینؑ کی روحِ خلیفہؑ کی یاد تازہ کرنے اور اس میں جاری فرمایا۔

نمبر ۳۹ مورخہ ۱۹۲۶ء یوم جمعہ مطابق ۵ ارجھادی الاول ۱۳۴۶ھ جلد

المنیج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بفضلِ خدا خیر و عافیت ہے۔
حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ و کرماتین روز سے رات کے وقت کچھ حرارت ہو جاتی ہے۔ اجاباً دعا فرمادیں۔
فشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کے ہاں آج ۸ نومبر کو خدا کے فضل سے رٹکا پیدا ہوا ہے۔
خدا تعالیٰ مبارک کرے :-
جناب حافظ رودشن علی صاحب مختلف مقامات کا دورہ کر کے بعدہ اہلس دارالامان تشریف سے آئے ہیں :-

مفتی محمد صاق صاحب سیلون میں

میں دن سے مفتی صاحب یہاں آئے ہیں۔ احمدیت کا سارے جزیرہ میں بہت چرچا ہو رہا ہے۔ مختلف سوسائٹیوں میں لیکچر ہو رہے ہیں۔ جن کو سننے کے واسطے علاوہ محرزین شہر مقامی انگریزی روزانہ اخبارات کے ایڈیٹر اور رپورٹر بھی آتے ہیں۔ لیکچر کو بہت دلچسپی کے ساتھ سنتے ہیں۔ اور اخباروں میں کالم کے کالم چھپتے ہیں۔ ایک لیکچر ترجمان کے ذریعہ تامل زبان میں ہوا۔ جس پر مضمون یہ تھا۔ کہ اسلام اور عیسائیت چونکہ پادری صاحبان اس قسم کے لیکچر پہلے یہاں دے چکے تھے۔ اس واسطے ضروری تھا کہ ان کے اثر کو تامل کرنے کے واسطے ایسے لیکچر دئے جائیں۔ ہاں پُر تھا۔ اور صد ہا لوگ باہر کھڑے تھے۔ بعض ہاں کی کھڑکیوں اور دروازوں میں کھڑے ہوتے سنتے رہے۔ اکثر لوگوں نے اقرار کیا کہ اسلام کی تائید میں انہوں نے کبھی ایسی زبردست تقریریں نہیں سنی تھیں۔ ایک لیکچر بدھ مت کے ہاں میں ہوا

اس کا تمام انتظام بدھ لوگوں نے کیا۔ اور لیکچر کے پرنڈینٹ ایک مشہور سنگھل عالم تھے۔ یہ بھی ہاں بھر گیا تھا۔ اور سوسائٹی کے اراکین کہتے تھے۔ کہ کبھی کسی لیکچر کے واسطے ان کا ہاں ایسا نہیں بھرا۔ مفتی صاحب نے بدھوں کے کالج کا بھی معائنہ کیا۔ بدھ مت کا سب سے بڑا مذہبی سردار کو لمبو میں رہتا ہے۔ اس سے ملے۔ اور اسے اور اس کے ایک سونڈھ بھی پشو اوڈن کو جو اس کے ساتھ مجردانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس زمانہ کے بدھ کی آمد کی خبر دی۔ اور انہیں دعوت دی کہ قادیان آکر خود تحقیقات کریں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم یقین نہیں کرتے کہ بدھ آ گیا ہے۔ اس کی آمد آسمان سے ہوگی۔ اور ہم اسے آتے ہوئے خود دیکھیں گے۔ اسپر بہت دیر تک بحث ہوتی رہی۔ پھر حال تبلیغ کا حق ادا کیا گیا۔
ایک عیسائی مناظر ڈوی سلو نام کے ساتھ الہیہ مسیح اور دعویٰ مسیح موعود اور اس کے ثبوت پر دو دفعہ لمبی بحثیں ہوئیں۔ جن میں پادری صاحب لاجواب ہوئے۔ اس شہر میں احمدیت کا بہت چرچا ہو گیا ہے۔ اور لوگ قریب

اخبار احمدیہ

(بیت):

صیتی ریزرو کی تحریک

اس تحریک میں حکیم محمد عرفان صاحب نے

اپنی وصیت کو پورا کرنے کی غرض سے صحت سے راضی دافل کئے۔
(۲) جناب پیر منظور صاحب صحت قائمہ سیرنا انوار نے ادائیگی روپیہ دئے۔

(۳) چوہدری غلام حسین صاحب (سفید پوش) دارالفضل نے ایک ایک انداز میں راضی کرنے کے لئے وعدہ فرمایا۔

(۴) مسماۃ زینب، سلطانہ نے تہہ ادا کر دیئے۔

اگر سیر ذنی جماعتوں کے سکریٹری و صایا بھی لوکل جماعت احمدیہ قادیان کے سکریٹری و صایا کی طرح پوری کوشش سے کام کریں۔ تو اس سے دو فائدے ہونگے۔ ایک تو ہرموسی کی وفات کے بعد جو انجن کار پر داز مصاحح قبرستان کو حصول جائداد کے لئے مشکلات پیش آتی ہیں۔ وہ رفع ہو جاوے گی۔

دوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی مشکلات بھی رفع ہو سکتی ہیں اور ایسی وصیتوں کا رد یہ وصول ہونے پر بھرا یا صاء سے زیادہ روپیہ کی ہوں۔ ریزرو فنڈ میں بھی جمع ہو کر ریزرو فنڈ کی تحریک کو کامیاب بنانے کا ذریعہ بن سکیگا۔

عبدالرحمن مہری سکریٹری انجن کار پر داز مصاحح قبرستان مقبرہ قادیان ڈیرہ دون میں ایک موٹر فٹری کی ضرورت ہے

خط و کتابت ہمراہ شیخ غلام نبی صاحب موٹر سٹورس سٹیشن ریوے سٹیشن کی جاوے۔

(۲) سٹیٹمنٹ چیک محمود آباد جو ریوے سٹیشن فانیوال ضلع ملتان سے ۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ایک نارل باس مدرس کی ضرورت ہے جس کی تنخواہ ۲۵-۱-۳۰ ہے۔

اور ہ ماہوار لائونگ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہے۔ فی مہرہ روپیہ ماہوار نامٹ سکول لائونگ ہوگا۔ گویا کل مبلغ ۱۰ روپیہ ماہوار ملے گا۔ خط و کتابت ہمراہ سپرنٹنڈنٹ سٹیٹمنٹ محمود آباد ڈاکخانہ فانیوال ضلع ملتان کی جاوے۔

زمین العابدین ناظر امور فارجہ قادیان میرے دائرہ صاحب استغاثہ بہار ہیں۔ نیز میری اہلیہ بھی بہار ہے۔ احباب

میرے اتجاہ ہے کہ عافراوین۔ اللہ تعالیٰ جلد انہیں شفا و کامل عطا فرماوے۔ آمین خاکسار اللہ داتا جانندھری قادیان

جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل نے مورخہ ۱۲ اکتوبر بعد نماز عصر مسجد

زین العابدین ناظر امور فارجہ قادیان میرے دائرہ صاحب استغاثہ بہار ہیں۔ نیز میری اہلیہ بھی بہار ہے۔ احباب

میرے اتجاہ ہے کہ عافراوین۔ اللہ تعالیٰ جلد انہیں شفا و کامل عطا فرماوے۔ آمین خاکسار اللہ داتا جانندھری قادیان

جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل نے مورخہ ۱۲ اکتوبر بعد نماز عصر مسجد

زین العابدین ناظر امور فارجہ قادیان میرے دائرہ صاحب استغاثہ بہار ہیں۔ نیز میری اہلیہ بھی بہار ہے۔ احباب

میرے اتجاہ ہے کہ عافراوین۔ اللہ تعالیٰ جلد انہیں شفا و کامل عطا فرماوے۔ آمین خاکسار اللہ داتا جانندھری قادیان

جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل نے مورخہ ۱۲ اکتوبر بعد نماز عصر مسجد

آ رہے ہیں۔ یہاں کے باشندوں کو تبلیغ کرنے کے علاوہ مفتی صاحب غیر ملک کے کونسلوں میں بھی دورہ کر رہے ہیں۔ یہاں قریباً ہر ملک کا ایک ایک کونسل رہتا ہے۔ ان کو سلسلہ کے حالات سنائے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ آگاہ ہو کر اپنے ملک کے لوگوں کو جاگرتائیں۔

ضروری اعلان

مسلمانوں نے ابتدا میں تعلیم کی طرف توجہ نہ کی۔ اس کا نتیجہ ہوا۔ کہ اب وہ ہر میدان میں ہمسایہ قوم سے پیچھے ہیں۔

افزادی تجارت پہلے سے ہی ہندوؤں کے قبضہ میں تھی۔ اب جو یورپ اور امریکہ کی تقلید میں کارخانہ جات اور دیگر ٹیکنیک کھولی جا رہی ہیں۔ یہ بھی غیر اقوام کی طرف سے ہیں۔ یہاں تکسٹائل کوئی خاص صنعت پر رسالہ نکلتا ہے تو یہ بھی دوسروں کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ مسلمانوں کے لئے کوئی اچھا نشان نہیں ہم چاہتے ہیں کہ احمدی قوم مسلمانوں کو اس معاملہ میں مددگار بنے۔ اس خیال سے مرکز میں ایک ابتدائی کارخانہ روڈے اور پٹنہ کی گٹ بنانے کے لئے کھولا گیا ہے۔ اس میں وہ نوجوان جو بیکار ہوں۔ قادیان ریکارڈ بنانے کا کام سیکھیں۔ انجن کی طرف سے انکو گزارہ کے لئے وظیفہ دیا جائے گا۔

اور اگر کوئی صاحب پہلے سے ہی گٹ بنا جانتے ہوں تو ان کے لئے ہمارے پاس ماڈرن ہیں۔ وہ درخواستیں بھیجیں۔ اس کام میں ہر شہر اور گاؤں کے اہل ذرا کے لوگوں کو خاص توجہ کرنی چاہیے۔ تاکہ ان کی تحریک سے بیکار لوگ جو اخبار وغیرہ نہیں پڑھتے۔ ہمارے اعلان کا علم حاصل کر سکیں اور کام پر لگائے جا سکیں۔

(۲) اگر کسی علاقہ میں روڈہ فریم یا قالب (کمپیاں) ملتی ہوں۔ تو ایسی جگہ کے لوگ ہمسے خط و کتابت کریں ہم ان کے مال کو بکوانے میں مدد دیں گے۔ ایسا کام گاؤں میں لوگ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ وہ پاس پاس کے گاؤں سے روڈہ کمپیاں اکٹھی کر کے ہمیں اطلاع دیں۔

تمام درخواستیں محضت امیر جماعت یا سکریٹری آئی جی ایف میرزا شریف اجڑا نگر تجارت و صنعت قادیان پنجاب

ابن عربی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے سوا بہت کلام نہ کرو۔ کیونکہ بہت کلام کرنے سے جو اللہ کے ذکر کے بغیر ہو دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور سیاہ دل اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور ہے۔ (ترمذی)

میں منشی شیر محمد دلریاں فتح محمد صاحب کھوکھر بٹالہ حال قادیان

(مردہ) کا نکاح مسماۃ زینب بی بی بنت میاں امیر الدین صاحب دارالرحمت قادیان کے ساتھ پڑھا۔ ہر ایک ہزار روپے قرار پایا۔ جو ادا ہو چکا ہے۔ خاکسار اللہ داتا جانندھری قادیان

(۲) مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو موقع ساندرھن منع آگرہ میں ڈاکٹر غلام غوث صاحب امیر مجاہدین یو۔ پی نے مولوی افضل صاحب صاحب مبلغ کی لڑکی جہان آرا بیگم کا نکاح بابونواب الدین صاحب ہید کرک کے لڑکے میاں صاحب دین کے ساتھ پانچ سو روپیہ ہر پڑھا۔ احباب دعا فرماوین۔ کہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

سکندر خاں سکریٹری انجن احمدیہ ساندرھن

ف اتعالی نے اپنے خاص فضل سے مورخہ ۱۵ اکتوبر کو

مجھے بڑی عطا فرمائی ہے احمد شہ عزیز کی کانام امتہ بخئی رکھا گیا۔ تمام احباب دعا فرماوین۔ کہ عزیز کی کو خدا تعالیٰ تمام

دین بنادے و اللہ صلوات علیہ وسلم احمدی جہم

مورخہ ۵ نومبر ۱۹۱۷ء بوقت عصر میرا لڑکا بچہ پانچ ماہ فوت ہو گیا ہے۔ انالہ وانا الیہ ساجعون

احباب دعاے مغفرت فرماوین۔ محمد عبد الحمید سکریٹری انجن احمدی بھلی ڈاکخانہ شرق پور ضلع شیخوپورہ

۲۔ میری بیوی کل رات دس بجے بقتنائے الہی فوت ہو گئی۔ مرحومہ بڑی نیک پارسا اور عابدہ تھی۔ قادیان کی عاشق اور چندوں میں خاص طور سے محبت لیا کرتی تھی۔

احمدیت کی خاطر ہر ایک مقابلہ کو تیار رہتیں اور مولانا کو فتح دینا۔ رشتہ نامہ کے متعلق وہ عزیز سے عزیز غیر احمدی رشتہ داروں کی پرواہ نہ کریں۔ اپنی تمام اولاد کی جان بچان

میں۔ میری رشتہ داروں کو اور سب کے لئے جہاد اور خیر خواہ تھیں احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا، مغفرت فرماوین خاکسار شیخ فضل کریم سٹیشن ماسٹر لنڈی کوتل خیبر ریوے ۱۱ نومبر ۱۹۱۷ء

(۳) احقر کا والد محمد عبداللہ خان صاحب احمدی موضع چک ایمرچہ تحصیل کولہ گام مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء بوقت عصر دو یوم بیمار رہ کر مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۷ء بوقت گیارہ بجے رات اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم سے اجعوون

مرحوم نے حضرت مسیح موعود کی بیعت قادیان جا کر کی تھی۔ اور مدت تک حضرت کی صحبت میں رہ کر نور ایمان سے اپنے قلب کو منور کیا۔ مرحوم کو احمدیت کی سچی تڑپ تھی۔ مرتے دم تک چند سالہ باقاعدہ ادا کرتے رہے۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ سے استدعا ہے کہ وہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر مرحوم کی روح کو اللہ ثواب پہنچائیں

خاکسار ایم رحمت الدرفان احمدی ساکن موضع چک ایمرچہ کشمیر

میرے دائرہ صاحب استغاثہ بہار ہیں۔ احباب

نیز میری اہلیہ بھی بہار ہے۔ احباب

میرے اتجاہ ہے کہ عافراوین۔ اللہ تعالیٰ جلد انہیں شفا و کامل عطا فرماوے۔ آمین خاکسار اللہ داتا جانندھری قادیان

جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل نے مورخہ ۱۲ اکتوبر بعد نماز عصر مسجد

زین العابدین ناظر امور فارجہ قادیان میرے دائرہ صاحب استغاثہ بہار ہیں۔ نیز میری اہلیہ بھی بہار ہے۔ احباب

میرے اتجاہ ہے کہ عافراوین۔ اللہ تعالیٰ جلد انہیں شفا و کامل عطا فرماوے۔ آمین خاکسار اللہ داتا جانندھری قادیان

جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل نے مورخہ ۱۲ اکتوبر بعد نماز عصر مسجد

درخواست

میرے دائرہ صاحب استغاثہ بہار ہیں۔ احباب

نیز میری اہلیہ بھی بہار ہے۔ احباب

میرے اتجاہ ہے کہ عافراوین۔ اللہ تعالیٰ جلد انہیں شفا و کامل عطا فرماوے۔ آمین خاکسار اللہ داتا جانندھری قادیان

اعلان نکاح

جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل نے مورخہ ۱۲ اکتوبر بعد نماز عصر مسجد

قادیان دارالامان مورخہ ۱۹۲۶ء

مسلمانان ہند کے آپرل آزادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی کیا۔ اگر ان کو صلیب و دار پر بھی کھینچا جائے۔ تو وہ اس صداقت کو چھوڑنے کے لئے آمادہ نہیں ہو سکتے۔ اگر مسلمانوں کے آباؤ اجداد مسلمان بنائے گئے تھے۔ تو ڈاکٹر منجے اور ان کے پاس کروڑوں ہندوؤں کے اجداد کیوں کفر و شرک کی تنگ و تاریک گھاٹیوں میں پڑے رہے۔ کیا وہ ہمارے آباؤ اجداد سے زیادہ بہادر اور زور آور تھے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو کیا ایسی خرافات سے سوائے اس کے کہ مسلمانوں کو مشغول کیا جائے۔ اور ہندو مسلمان طلبہ کے دلوں میں ان کے پبلک میں آنے سے پیشتر ہی منافرت کا بیج بو دیا جائے۔ کوئی اور فائدہ ہو سکتا ہے۔

مسلمانان ہند کے آباؤ اجداد پر ڈر اور خوف کے مارے اسلام قبول کرنے کا الزام لگانے والے ڈاکٹر منجے اور اسی قسم کے دوسرے لوگوں کو ذرا ان اعداد و شمار پر نظر ڈال لینی چاہیے جو ہندوستان میں مسلمان حکمرانوں کے بعد کے زمانہ میں اسلام کی ترقی کے متعلق سرکاری طور پر دیا گئے گئے ہیں۔ اور پھر اس نتیجہ کو دیکھ لینا چاہیے۔ جو ہندو حساب دانوں نے اس سے نکالا ہے۔ چنانچہ ہندو ماترم ۱۹۱۰ء میں ہندوستان میں ہندوؤں کا زوال، کے عنوان سے پرنسپل بالکرشن صاحب ایم۔ اے کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے نہایت تفصیل سے اعداد کے ذریعہ بتایا ہے۔ کہ ہندو کس طرح گھٹ رہے اور مسلمان کس قدر بڑھ رہے ہیں۔ یہاں ان کے مضمون میں سے صرف چند سطروں نقل کی جاتی ہیں۔ پرنسپل صاحب لکھتے ہیں:-
"ہر ایک ہندو کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے۔ کہ سال بسال ہندو ہندوستان میں کم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مسلمان اور عیسائی بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ جو بات کہ مسلمان بادشاہ مسلمان سلطنت کے ہوتے ہوئے بھی نہیں کر سکتے تھے وہ مسلمان راجہ کے نہ ہوتے ہوئے بھی پوری ہو رہی ہے۔ ہر روز ہندو دھرم کو عورت و مرد چھوڑ کر مسلمان یا عیسائی ہو رہے ہیں۔ مسلمان تو دینے کے بجائے لے رہے ہیں۔ اس صورت میں ہندوؤں کا زوال اور مسلمانوں کا عروج کیوں نہیں ہوگا"

اب جبکہ خود اعلیٰ القیم یافتہ ہندو اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی ترقی ہندوستان میں اسلامی حکومت کی نسبت زیادہ ہو رہی ہے۔ جب کہ حکومت انگریزوں کی ہے۔ تو پھر یہ کہنا کس قدر خلاف واقعہ ہے۔ کہ مسلمانان ہند کے آباؤ اجداد ذہرتی مسلمان بنائے گئے تھے۔ جس طرح آج مسلمان ترقی کر رہے ہیں۔ اور ہندو کم ہو رہے ہیں۔ اسی طرح اس وقت بھی مسلمان بڑھے اور ہندو کم ہوئے۔ جو وقت کا ذکر ڈاکٹر منجے کرتے ہیں۔ اور اگر مسلمان کچھ بھی ہمت اور کوشش سے کام لیں اور صحیح طور پر تبلیغ اسلام میں مصروف ہوں تو ایسے شاندار نتائج نکل سکتے ہیں کہ ہندوؤں کو اپنا خاتمہ بہت ہی قریب نظر آنے لگے۔

اگسا کر ملک میں فتنہ و فساد پیدا کرے خواہ اس فرض کی ادائیگی میں دیانت و امانت کے ساتھ عقل و خرد اور علم و دانش کو بھی خیر باد کہنا پڑے۔

اس پہلو میں ڈاکٹر منجے آج کل حد سے بڑھ رہے ہیں۔ اور وہ ہمسایہ اقوام میں فساد انگیزی اور فتنہ خیزی کا کوئی موقر وہ ماٹھ سے نہیں جاتے دیتے۔ چنانچہ، اکتوبر آپ نے ناگپور گورنمنٹ ہائی سکول میں طلبہ کے سامنے ایک نہایت ہی زہر آلود۔ اشتعال انگیز اور لغویت سے پر تقریر کی جس میں کئی ایک خلاف واقعہ باتوں کے علاوہ یہ بھی کہا۔ کہ میں ہندو مسلمانوں میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتا۔ کیونکہ موجودہ مسلمانوں کے اجداد بھی دراصل ہندو تھے۔ جنکو جبراً مسلمان بنا لیا گیا۔

ہمیں سخت حیرانی ہے۔ کہ ایک پبلک درس گاہ میں جو براہ راست گورنمنٹ کے زیر انتظام ہو۔ اور جس کے دروازے مسلمان اور ہندو دونوں اقوام کے لئے مساویانہ طور پر کھلے ہوں۔ ایسی براہ کھینچنے کرنے والی اور نفاق انگیز تقریر کی اجازت ڈاکٹر صاحب موصوف کو کس طرح دی گئی۔ گورنمنٹ سکول کے ذمہ دارانہوں نے طلبہ کے سامنے ایسی تقریر کی اجازت دیکر یقیناً ایک خلاف قانون کام اور ایک اخلاقی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

ایک مسلمان کے لئے اس سے زیادہ ہتک آمیز اور اشتعال انگیز کلمہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ کہ اُسے کہا جائے۔ اس کے آباؤ اجداد تلوار کے خوف سے مسلمان ہو گئے تھے۔ جس کے معنی دوسرے الفاظ میں یہ ہیں۔ کہ وہ حد درجہ کے بزدل۔ نامرد۔ اور کمزور لوگ تھے جنہوں نے خوف کی وجہ سے اپنے آبائی مذہب کو ترک کر دیا۔ ہم حیران ہیں۔ کہ بار بار کی ترویج کے باوجود ڈاکٹر منجے اور اسی قسم کے دوسرے ہندو لیڈر اس غلط ادعا کو پیش کرنے میں ذرا بھی شرم محسوس نہیں کرتے۔ آج ہر مسلمان اس باطل سراسر جھوٹ اور کمینہ اتھام کی غلطی و ترویج کر رہا ہے۔ وہ لوگوں کو اسلام سے منحرف ہونے سے روکنے کے لئے کوئی تلوار موجود نہیں۔ مگر چونکہ انہوں نے اسلام کی صداقت کو دیکھ کر مانا ہے۔ اس لئے کسی شمشیر یا تلوار کا تو ذکر

اس حقیقت سے کون ناواقف ہے۔ کہ ہندوستان میں ہندو اور مسلمان شریک و توحید کے تضاد اور عقیدتاً ایک دوسرے سے بعد المشرقین رکھنے کے باوجود صد ہا سال اور پشت پائشت سے نہایت محبت اور پیار سے رہتے آئے ہیں۔ گو ہندو مسلمانوں سے چھوٹ چھات روار کھکر من حیث الانسان ان کی خطرناک طور پر متک اور توہین کرتے رہے۔ مگر مسلمان اپنے آقا اور اس آقا کے احکام کی اتباع میں جسے آج آریہ اپنی بد زبانی اور بے ہودہ سرانی کا آماج گاہ بتائے ہوئے ہیں۔ نیک کے امن اور حقوق ہمسائیگی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیشہ اس شکیب آزما تحقیر کو برداشت کرتے رہے۔ اور ملک کے امن و امان کو کبھی معمولی طور پر بھی مخدوش نہیں ہونے دیا۔ اور اسی وجہ سے صدیوں تک صلح و آشتی اور باہمی مودت و محبت کا ایسا نمونہ پیش کیا۔ کہ آج اس کو یاد کر کے ہر دور ہندو دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔

آریہ سماج کی پیدائش گو یا پیغام نفاق تھا۔ اس تحریک نے ہندو مسلم اتحاد کے پرچھے اڑا دیے اور سرزمین ہند میں نفاق کا ایسا بیج بویا۔ جو روز بروز ترقی پذیر ہے۔ اور جس نے آج تقریباً سارے ملک کو اپنے خونخوار پنجے میں لپیٹ لیا ہے۔ اس گروہ نے عام ہندو قوم کو بھی مذہب کے نام پر اپنا ہم فو بنا لیا ہے۔ حالانکہ یہ ایک حقیقت ثابت ہے۔ کہ قدیم ویدک دھرم کی ترویج اور تغلیط میں جو حصہ آریہ سماج اور اس کے بانی نے لیا ہے۔ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ اس فرقہ کی پیدائش کی غرض و غایت ہی ویدک دھرم کو صفحہ دوسرے سے ناپید کرنا تھی۔

ملک کی بدقسمتی اور بے نصیبی سے آریہ سماج اپنی چال میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اور آج ہندو قوم کا ہر چھوٹا بڑا۔ بغیر کبیر برتاؤ پر منافرت کا مجسم پیغام بنا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ اور ہر ہندو لیڈر جسے عوام میں رسوخ حاصل ہے اپنا مقدس فرض سمجھتا ہے۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف

لندن کے ایک بہت گراں مہم کی تبلیغ کا پتہ

عیسائیت اسلامی نقطہ خیال سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں ایک سوسائٹی بنام Fellowship of Faith قائم ہوئی ہے جس کے پہلے اجلاس کی کارروائی جو شش ہفتہ نامی گرام میں ہوئی تھی اور جبکہ سب سے پہلی مرتبہ ایک عیسائی گرام میں ایک اجڑی نے اذان دی تھی۔ الفتن کے کسی گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے دوسرے اجلاس میں جو مضمون مولوی عبدالرحیم صاحب دروایم اے امام مسجد احمدیہ لندن کی طرف سے جناب چودہری ظفر اللہ خاں صاحب بی۔ اے بیرسٹریٹ لاونڈن نے مندرجہ بالا عنوان سے پڑھا۔ اس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے۔

ہمنو اور بھائیو!

قبل اس کے کہ میں نفس مضمون کے متعلق اظہار خیالات کروں میں ایک نہایت اہم امر کی طرف آپ صاحبان کی توجہ منعطف کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو اپنے مذہب کی نمائندگی کرتے ہوئے اسی مذہب کی مستند مذہبی کتب سے اپنے پیش کردہ خیالات کا ثبوت دینا چاہیے۔ اور اگر اور دوسرے جمع شدہ خیالات کو پیش کرنے پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنا ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھنے کے مترادف ہے بنا بریں میں اپنے خطبہ کی بنیاد اسلام کی مقدس کتب پر ہی رکھوں گا۔

اس کے بعد میں اس سوسائٹی کا ایسی مجالس منعقد کرنے کی وجہ سے شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ دوسرے مذاہب کے متعلق تمسخر و استہزاء شریعہ فعل اور امن عالم کے لئے نہایت ہی تباہ کن حرکت ہے۔ اسلام ایسے استہزاء کی اجازت نہیں دیتا جیسا کہ فرمایا۔ بہت پرستوں کے تون کو بھی گالی مت دو۔ کیونکہ وہ جہالت کی وجہ سے تمہارے خدا کو گالی دیں گے۔ پھر صرف یہی نہیں کہ اسلام ایسے تمسخر کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ ہر ایک مسلمان کو یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ دوسرے مذاہب کی خوبیوں کا اعتراف کرے۔ صداقت اور حکمت کی بات خواہ کہیں سے لے۔ اور کسی بھی شکل میں لے۔ اس کا ترک کرنا اسلامی حکم کی نافرمانی ہے۔ محبت کے جو ش میں لوگ اپنے دوستوں کی برائیوں سے آنکھیں بند کرتے ہیں۔ اور نفرت و تعصب کی بنا پر اپنے

مخالفوں کی خوبیوں کا بھی اعتراف نہیں کرتے۔ مختلف مذاہب کے پیرو اپنے مخالفوں کی خوبیوں کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اور ان کو محض بُرائی اور فسق و فجور کا ہی سزاوار سمجھتے ہیں مگر اسلام ایسی تنگ دلی کا سخت مخالف ہے۔ اور سچا اور کامل مذہب ہونے کے دعویٰ کے ساتھ ہی تمام موجودہ مذاہب کی خوبیوں کا معترف ہے۔ اور دیگر مذاہب کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ قرآن شریف میں آتا ہے۔ یہودی کہتے ہیں۔ عیسائیت بے حقیقت ہے۔ اور عیسائیوں کا قول ہے۔ کہ یہودیت باطل ہے۔ حالانکہ دونوں کتاب پڑھتے ہیں ایسا کہنے والے یقیناً جاہل لوگ ہیں۔

اس آیت کریمہ میں ایک مذہب کے متبعین کو دوسرے مذہب کی اچھی باتوں کی قدر کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور میں دُشوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس پر چلنے سے دنیا میں محبت اور باہمی اہمردی کا دور دورہ ہو سکتا ہے۔ لہذا میں بہت خوش ہوں۔ کہ مجھے عیسائیت جس کو اسلام سے قریبی رشتہ ہے۔ کی خوبیوں کا پسندیدہ طور پر اعتراف کرنے کا موقع ہم پہنچا گیا ہے۔

عیسائیت سے میری مراد وہ اقوال اور اصول نہیں ہیں۔ جو یسوع مسیح کی وفات کے بعد مختلف گروہوں نے اس میں شامل کر دیے ہیں۔ بلکہ یسوع مسیح کا خالص اور سادہ مذہب ہے۔ یسوع مسیح کا اصلی مذہب قرآن میں متعدد دُبا ان کے اپنے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ یقیناً خدا وہی ہے۔ جو میرا اور تمہارا مالک ہے۔ اس لئے اسی کی عبادت کرو۔ اور یہی سیدھا راستہ ہے یعنی ایک خدا کی پرستش کرو۔ جو زمین اور آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔

یہ تمام مذاہب کا پتہ ہے۔ اور اسلام اس پر خاص زور دیتا ہے۔ اور یہ اسلام کے کام پسند کلمہ لا الہ الا اللہ کا صحیح ترجمہ ہے۔ یسوع مسیح بھی اسی روحانی باپ کا نام بلند کرتا تھا۔ جو ہمارا محبوب اور موجود ہونا چاہیے۔ مسیح ابن مریم کو میں انسان یقین کرتا ہوں مجسمہ خدا نہیں

ماتا۔ دراصل میں مجسم خدا کی تھیوری کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ ہاں میں تسلیم کرتا ہوں کہ عیسائیت کا بانی برگزیدہ رسول تھا۔ اس کی انسانیت خدا کے دوسرے برگزیدہ رسولوں کو طرح روحانیت کے رنگ میں رنگین تھی۔ جس طرح کہ آگ کو لہے کو اپنے رنگ میں رنگین کر دیتی ہے۔ اور بادی النظر میں آگ اور لہے میں کوئی تمیز نہیں ہو سکتی۔ بعینہ جس طرح ایک لڑکا شکل و صورت میں اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے۔ یسوع مسیح بھی خدا تعالیٰ کے صفات کا منظر تھا۔ خدا صمد یہ کہ وہ دنیا کے عظیم انسان مصلحین میں سے ایک تھا۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر ۲۳ مرتبہ آیا ہے۔ اور نو مرتبہ اسے مسیح کہا گیا ہے۔ اس کی ماں کا نام اکتیس مرتبہ آیا ہے۔ قرآن کریم میں وارد ہے کہ یسوع مسیح خدا تعالیٰ کے حکم سے اندھوں اور کوٹھڑیوں کو شفا بخشتا تھا۔ اور مردے زندہ کرتا تھا۔ مگر جسمانی مردوں کو زندہ کرنا نہیں تھا بلکہ اس سے مراد مردہ دلوں کو روحانیت سے زندہ کرنا تھا۔ جو کہ حقیقتاً ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے۔ کہ یسوع مسیح اس دنیا میں بھی قابل عزت ہے اور خدا کے حضور بھی معزز ہے۔

مجھے دنیا کے کسی دوسرے مذہب کا علم نہیں۔ جو عیسائیت کی اس حد تک تعریف کرتا ہو۔ مگر اسلام اور عیسائیت یہاں تک اشتراک رکھتے ہیں۔ دراصل آدم سے لیکر احمدیہ قادیانی تک تمام انبیاء و نبی نوع انسان کی مشترکہ جائداد ہیں۔ ہمنو اور بھائیو! اختلافات ہمیشہ رہے ہیں۔ اور ہمیشہ رہیں گے۔ اس لئے آؤ۔ کہ ہم اپنے آپ کو روایتی قیود سے آزاد کریں۔ اور تعصب کی زنجیروں کو توڑ کر اصولی باتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہوں۔ صرف خوبیوں کا اعتراف کرنا کافی نہیں۔ بلکہ ان کی سرپرستی کرنا بھی ضروری ہے۔ اس لئے اسلام اس سے بھی آگے قدم رکھتا ہے۔ اور ایک مسلمان کے لئے مسیح پر ایمان رکھنا ضروری قرار دیتا ہے۔ نیز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میں حضرت عیسیٰ کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا ہوں۔ اور ان کا پورا کرنے والا ہوں۔ اس لئے جو عیسیٰ کو نہیں مانتا۔ وہ آپ کو بھی نہیں مان سکتا۔ اور حضرت عیسیٰ کو ماننے کے بغیر کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیر نہیں بن سکتا۔ کیونکہ جو خدا کے ایک مرسل کا انکار کرتا ہے۔ وہ گویا سب کا ہی منکر ہے۔ کیونکہ وہ سب اسی ایک خدا کے مظہر ہیں۔ اس لئے کیا میں امید کر سکتا ہوں۔ کہ اگلی مرتبہ جب اسلام کے لئے خراج تحسین وصول کرنے کا موقع ہوگا۔ میرے عیسائی دوست دلیری سے کام لیتے ہوئے اس بات کا اعلان کریں گے کہ ایک عیسائی جب تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے

عیسائی نہیں رہ سکتا

یہ مضمون سامعین نے نہایت نوبہ اور دلچسپی سے سنا۔ اور سترانی بیٹھنے کے بعد یہ پورا پورا ہے۔ جو اصل مضمون کے متعلق پڑھا گیا ہے۔ ولایت کے مشہور اخبار مارننگ پوسٹ (۲۴ اکتوبر) نے اس کے متعلق لکھا۔

”عربی شیوخ کے متعلق جو نادر لکھے گئے ہیں۔ ان کو پڑھ کر ہر شخص ہی سمجھتا ہے۔ کہ سچا مسلم وہی ہو سکتا ہے۔ جو ایک عیسائی کو دیکھ کر ”کافر کو مار دو“ کا نعرہ لگائے۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ مسلمان یسوع مسیح کو خدا کا سچا رسول تسلیم کرتے ہیں۔ اس کا نام ۲۳ مرتبہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ اور نو مرتبہ اسے حج کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔ اور اس کی ماں کا ذکر ۳ مرتبہ آیا ہے۔ یہ وہ حقائق ہیں۔ جن کا انہار مسجد لندن کے مولوی اے۔ آر۔ دھرم پال نے ایک آزاد خیال سوسائٹی میں کیا۔“

دیگر مذاہب کے نمائندوں کے مضامین
اس جلسہ میں دیگر مذاہب کے قائم مقاموں نے بھی مضامین پڑھے۔

Mrs. Anandil Shrivastava
نے عبدالبہاء کا ایک مضمون عیسائیت کی تعریف میں پڑھا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ مسیح مظهر الہی تھا۔ اور تمام صفات الہیہ کا منبع۔ اور اس کی تعلیم وہی تھی۔ جو باقی تمام مذاہب کی ہے۔ ۵۰۰ سال پہلے ایران میں کوئی شخص انجیل کو ہاتھ نہیں لگاتا تھا۔ مگر بہار اللہ نے آکر لوگوں کو اس طرت توجہ دلائی۔ کہ وہ اس کلام الہی کو پڑھا کریں۔ چنانچہ اب ساری تمام مشرق میں بائبل پڑھتے ہیں۔ اور اس کے معنی سمجھتے ہیں۔ زرتشت مذہب کے نمائندہ **Dr. A. D. Zia** نے بیان کیا۔ کہ ہر انسان نیکی اور برائی کرنے میں آزاد ہے۔ پارسی مذہب خیالات اور اعمال کی پاکیزگی کی تعلیم دیتا ہے۔ اور ہمارے فرض ہے کہ ہم ہر جگہ برائی کا مقابلہ بہادری سے کیا کریں۔

Dr. S. N. Mallik ہندوؤں کی طرف سے نمائندہ تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ ہندو سب سے زیادہ عیسائیت کے قریب ہیں۔ کیونکہ وہ بھی نرمی کی تعلیم دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے عیسائی مشنریوں کے کام کی بہت تعریف کی۔ اور کہا ہندوؤں نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے۔

Rev. A. A. Green یہودیوں کی طرف سے نمائندہ تھے۔ انہوں نے صفائی سے بیان کیا۔ کہ عیسائیت سے بہت سے اصول کے ساتھ یہود کو سخت اختلاف ہے۔ مگر مذہب اختلافات سے ایک بالا چیز ہے۔ اس لئے جو مذہب خاص سکھاتا ہے۔ وہ ٹھیک ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے

جو مصائب اب تک اٹھائی ہیں۔ ان کے لئے نہ مسیح کو نہ عیسائیت کو ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ ضرور کہتے ہیں۔ اگر صلیب کا ایک دن مذہب کی بنیاد ڈالنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے تو کیا دو ہزار سال کی مصائب ہمارے لئے کچھ معنی نہیں کہتیں یہود ہر اس اچھی بات کی قسدا کرتے ہیں۔ جو ناعمرہ کے ایک یہودی نے سکھائی ہے۔

Dr. Arthur Conan Doyle
نے جو کہ **Spiritualism** کے نمائندہ تھے۔ فرمایا۔ ان کے مذہب کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ صحیح اور اصلی عیسائیت کو دنیا میں قائم کریں۔ انہوں نے کہا۔ انہیں یقین ہے۔ کہ خدا اب بھی دنیا میں اپنا پیغام اپنے رسولوں کے ذریعہ بھیجتا ہے۔

انگریز ڈاکٹر **Dr. D. H. P. Hall** نے فرمایا۔ انہوں نے فرمایا۔ گواہی مغرب نے عجیب عجیب ایجادیں کی ہیں۔ مگر اب تک کوئی روحانی پیشوا انہیں پیدا کیا۔ پیغمبر ایشیا کو ہی حاصل ہے۔ انہوں نے کہا۔ وہ عہد جدید کی تعلیم کو تو پسند کرتے ہیں۔ مگر عہد عتیق کو نہیں۔ عیسائیوں کو چاہئے کہ وہ مسیح کی تعلیم پر عمل کریں۔
نور الدین احمد ابن میاں معراج الدین صاحب عمر

فیقہ میں تبلیغ اسلام

اٹھارہ مشنری ناٹو پورہ کے فضل و کرم سے نمایاں ترقی کر رہے ہیں۔ مختلف مقامات اور علاقوں میں اس کی شاخیں قائم ہو رہی ہیں۔ جو عہدگی کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ سب سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ خود مقامی لوگ تبلیغ اور اشاعت اسلام میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور اس طرح احمدی تبلیغ ان علاقوں میں متقل کارکن پیدا کر رہے ہیں۔ چنانچہ ناٹو پورہ یا مشن کی شلخ انگریزوں کے متعلق جو مختصر حالات مشن کے سکریٹری محمد عبدالقادر نے لکھے ہیں۔ ان میں لکھتے ہیں۔

ستمبر ۱۹۰۷ء میں چند ایک مسلمان اس علاقہ میں داخل ہوئے۔ جو اپنی مستعدی استقلال اور نیک نمونہ سے ایک خاص جماعت تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ چنانچہ ایک ماہ کے عرصہ میں ایک مسجد بنائی گئی۔ جس کا نام مسجد حمیتہ الہی ہے۔ اور اسی ماہ میں ہمارے امام اے۔ آر۔ دین صاحب نے جو ایک مستعد اور سرگرم مبلغ ہیں۔ ایک سکول بھی کھول دیا۔ اور تین ماہ تک بچوں کو بلا معاوضہ تعلیم دیتے رہے۔ آخر کام کی زیادتی کی وجہ سے جماعت لیگوس سے درخواست

کی گئی۔ کہ وہ کوئی مزدوں مدرس یہاں بھیجے۔ اسی مقصد کو لیکر امام صاحب نے خود بھی لیگوس کا سفر کیا۔ اور اب مدرس کا تقرر منظور ہو گیا ہے۔

گو محافلین نے ہمارے راستہ میں رکاوٹیں بھی ڈالیں۔ اور سکول کو بند کر دینے پر زور دیا۔ مگر حکام بالادست نے ان کو سمجھا کر مخالفت سے روکا۔ اور ہمیں تبلیغ اسلام کی اجازت دیدی۔ اس شہر میں جہاں مسلمانوں کی تعداد اس وقت ساٹھ ہے۔

جماعت میں اطلاق خدا ترسی اور روحانی ترقیاتی تعلیم کے لئے ایک کلاس کھولی گئی ہے۔ جس میں مرد و عورت دونوں کو قرآن شریف اور نماز پڑھائی جاتی ہے۔

مفتی محمد صاف صابون اخبارات کے

صیون کے انگریزی اخبارات نے جناب مفتی محمد صاف صاحب کے لیکچروں کے متعلق جو نوٹ شائع کئے ہیں۔ ان میں سے دو کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اخبار صیون ڈیلی نیوز (۲۵ اکتوبر) لکھتا ہے۔
دیزی کا کالج لٹریچر ریسوسی ایشن کے زیر اہتمام ڈاکٹر ایم۔ ایم۔ صادق نے کل طلباء کے سامنے زیر صدارت پرنسپل کالج ہزار یونڈ پیچنس اپنے وہ تجربات بیان فرمائے۔ جو آپ کو قیام یورپ اور امریکہ کے زمانہ میں حاصل ہوئے تھے۔ دوران تقریر میں آپ نے کئی ایک دلچسپ واقعات بیان کئے۔ اور غیر مالک میں زندگی بسر کرنے کے متعلق طلباء کو دباؤ کے افلاق اور مزاحمت سے بارے میں مفید معلومات ہم پہنچائیں۔ تقریر نصت گنہگ جاری رہی۔ اور اختتام پر سٹریسیٹی ڈی سوانے کالج کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کیا۔
اخبار صیون انڈینڈنٹ ۲۵ اکتوبر میں ایک مندرکار لکھتا ہے۔
ینگ مسلم لیگ کے جو کہ روشن دل و ادب آزاد خیال افراد پر مشتمل ہے اجلاس میں دو محرزاشنی اس ڈاکٹر صادق اور سٹریسٹیڈ کوئیو مورٹریٹ کے سکول میں حفظان صحت کے متعلق حضرت رسول کریم کے ارشادات بیان کرنے کا موقعہ دیا گیا۔

میں بخوشی اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ مسلم لیگ کے ممبروں نے اخوت اور رواداری کا نمونہ دکھایا ہے۔ گذشتہ سال جب خواجہ کمال الدین صاحب صیون میں لیکچروں کے متعلق خط و کتابت کر رہے تھے تو اس کے خلاف ایک عام مخالفت کی لہر پیدا ہو گئی تھی۔ اور وہ اس جزیرہ میں نہیں آسکتے تھے۔ اب حالات تبدیل ہو گئے ہیں۔ اور قومی بیداری کے ساتھ رواداری کی سپرٹ بھی پیدا ہو رہی ہے۔ نیز مسلم صحابہ فاضلہ کے ساتھ مختلف مسائل پر لیکچر اور ملاقاتوں کا انتظام کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب یہاں قلیل عرصہ ہی

مفتی محمد صاف صاحب کی تبلیغ اسلام کی ترقی کا ترجمہ ہے۔

آسٹریلیا کے حالات

دیوان بہادر ٹی رنگا چاریہ نے ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو
 یعنی تیسریں بصدارت سر جیمز جیب الیڈ صاحب اپنے سفر
 آسٹریلیا کے واپس حالات اہل شملہ کو سنائے۔ جس کی مفصل رپورٹ
 مسلم آڈٹ لک مطبوعہ ۱۲ اکتوبر میں شائع ہوئی ہے۔ ناظرین ان
 کی دلچسپی کے لئے ہم کچھ مختصر حالات روز نامہ مذکور سے ترجمہ
 کر کے اقتباساً پیش کرتے ہیں۔ دیوان بہادر رنگا چاریہ مدرس
 کے رہنے والے ہیں۔ سنبھالیہ ایجوکیشنل سوسائٹی ہندوستانیوں کے
 حقوق کی حفاظت کی غرض سے آسٹریلیا بھیجے گئے تھے۔ اور امید
 ہے کہ ان کی مسابقتی اور دوستانہ تعلقات سے آسٹریلیا کے
 حکام اہل ہند کی طرف زیادہ محبت کا سیلان ظاہر کریں گے۔ دیوان
 بہادر کی تقریر میں ایک فقرہ زیادہ قابل غور اور سبق آموز ہے۔ آپ
 نے فرمایا۔ میں نے اپنی واپسی پر جب پھر اپنے ہم وطنوں کی
 حالت کو دیکھا۔ اور یہ معلوم کیا۔ کہ ہم نسبتاً کس قدر حقیر غذا۔ اور
 ریشم کا لباس اور ادنیٰ کم کے مکانات پر گزارہ کرتے ہیں
 حالانکہ اس ملک میں قدرتی پیداوار بکثرت ہے۔ تو بے اختیار
 میری آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ دیوان بہادر نے فرمایا
 کہ آسٹریلیا میں بر شعبہ زندگی میں حیرت ناک ترقی کر رہے ہیں۔
 قوی گورنمنٹ ان کی قدم قدم پر معاہدت کرتی ہے۔ ان کی
 زندگی کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ تعلیم مفت دی جاتی ہے
 زراعت کا فن کمال اور تازہ بہ تازہ تجربات سے آراستہ ہے
 حفظان صحت کا نہایت اعلیٰ پیمانہ پر انتظام ہے۔

مسٹر رنگا چاریہ سے پہلے ہندوستان کی نمائندگی کے
 لئے اول مرتبہ مسٹر شاستری پھر مسٹر شان موکم چپے بھیجے جا چکے
 ہیں۔ اس پر کسی نے یہ فقرہ کسا تھا کہ ساری ڈپلومٹک قابلیت
 مدرسوں کے ہی حصہ میں آگئی ہے۔

بقول سر جیب الیڈ اس میں شک نہیں کہ اہل مدراس
 کا آسٹریلیا میں ہندوستانیوں کو حقوق دلوانے میں بہت بڑا
 دخل ہے۔ مسٹر شاستری جب آسٹریلیا گئے تھے۔ تو اہل ہند مقیم
 آسٹریلیا کو پارلیمنٹ کے انتخاب نیامت کا کوئی حق نہ تھا۔ مگر
 موجودہ وزیر اعظم آسٹریلیا کی جو ات قابل شکر گزار ہے۔ کہ انہوں
 نے پارلیمنٹ کے خاص قانون کے ذریعہ سے یہ حق اب ہندوستانیوں
 کو دلوا دیا ہے۔ آسٹریلیا میں دو صوبے ہیں۔ مسٹر رنگا چاریہ نے ہندو
 صوبہ جات کے ورزا کی خدمت میں صوبہ کی کونسلوں میں بھی حق
 انتخاب کے لئے اہل ہند کی نمائندگی کی ہے۔ اور امید ہے کہ
 ان کی نمائندگی بہت جلد بار آور ہوگی۔ بعض چھوٹے چھوٹے اور
 بھی مقامی قسم کے حقوق ہیں۔ جن کے بغیر ہندوستانیوں کو آسٹریلیا

میں تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً مغربی آسٹریلیا میں کان کھودنے کے
 لائسنس کا ٹھیکہ بہت ہی دشواری سے ملتا ہے۔ مجموعی حالات کے
 مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ ہندوستانیوں کو آسٹریلیا والے
 نظر محبت سے دیکھتے ہیں۔ اس حالت سے اہل ہند بڑے بڑے
 مفاد حاصل کر سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ صدائے کتب اور
 اخبارات کے مضامین سے اہل آسٹریلیا کو ہندوستان کے
 صحیح حالات اور مقاصد کا اس قدر واضح اور بین علم نہ ہوتا جس
 قدر مسٹر رنگا چاریہ کی شخصیت سے ہو گیا ہوگا۔ ہر دو ممالک میں
 تعلقات محبت کی مضبوطی میں ہر دو ممالک کے مختلف الحال اور
 مختلف انجیال سیاحوں کی سیاحت بہت موثر ہو سکتی ہے۔

سر جیب الیڈ نے اپنی ابتدائی تقریر میں یہ بھی فرمایا۔ کہ اس
 بات کو اہل ہند امید ہے۔ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں گے۔ اور یہی
 طریقہ سدھرت برطانیہ کے جوڑ بند مضبوط کرنے کا سب سے بہتر ہے
 اس پر لوگوں نے لغزہ تمہیں ملنے لیا۔

حالات ہند سے لاٹلی

دن آسٹریلیا میں رہا۔ ہندوستان کے متعلق اہل آسٹریلیا
 کی عدم واقفیت حیرت ناک ہی نظر آئی۔ بعض لوگ مجھے پوچھتے
 تھے۔ کیا دراصل صوبہ سرحد میں ہے۔ خود مجھے بھی وہاں کے قیام
 میں یہاں کے حالات کا کوئی علم نہیں ہوتا تھا۔ اگرچہ وہاں اخبارات
 بکثرت ہیں۔ اور لوگوں کو حالات عالم معلوم کرنے کا شوق بھی
 بہت ہے۔ مگر ہندوستان کے متعلق سوائے ہندو مسلم کشک و
 خون یا کسی بڑے جرم کے واقعہ کے اور کچھ نہیں شائع ہوا تھا۔

حالات ملکی

اس کے ہند گاہ مشاندار ہیں۔ اور شہروں کی آبادی کی ترتیب
 خوبصورت ہے۔ آبادی کم ہے۔ اور جس قدر ہے۔ اس کا اکثر حصہ
 سواحل پر آباد ہے۔ ہر صوبہ میں سیاحوں کی آسائش کے لئے دفتر
 کھلے ہوئے ہیں۔ جو چھوٹے چھوٹے رسالوں میں سیرنگا ہوں کے
 دلکش حالات اور ان میں قیام کے فوائد طبع کر کے تقسیم کرتے ہیں
 یہ دفاتر اندرون ملک میں جہاں آبادی کم ہے زیادہ ہیں۔ گورنمنٹ
 نے اندرون ملک میں اپنے اہتمام سے ہوٹل جاری کئے ہیں۔ اور
 سامان کی آدورفت کے لئے موٹر ٹرانسپورٹ کا سلسلہ جاری
 ہے۔ جن کا تعلق ریلوے لائنوں سے ہوتا ہے۔ جس طرح مغربی
 ممالک اور ہندوستان میں عربا کے خدمتہ حال مکان اور چھوٹے
 نظر آتے ہیں۔ آسٹریلیا میں نہیں ہیں۔ اور یہ بات سیاح کے
 دل پر ابتدا ہی میں نقش ہو جاتی ہے۔ مزدور و سرمایہ دار سب
 ایک قسم کا لباس پہنتے ہیں۔ ہر شخص کے چہرہ سے خوش حالی نظر آتی
 ہے۔ ایک بالغ مرد کی فی ہفتہ اوسط مزدوری دس یا تقریباً

پچھ پوچھ ہے۔ اسی طرح ہر بالغ عورت کی ہفتہ وار آمدنی
 کی اوسط ملتی ہوتی ہے۔ آسٹریلیا میں مزدور پارٹی کی
 حکومت ہے۔ لیکن تمام سرمایہ دار اور دوسرے پیشے والے اس
 حکومت کا احترام کرتے ہیں۔ گورنمنٹ نے ہوائی تار برقی کا سلسلہ
 عام اندرون ملک میں پھیلا دیا ہے۔ ہر گھر میں آواز برقی موجود
 ہوتا ہے۔ اور اس طرح نہ صرف واقعات ملکی بلکہ دوسرے ممالک
 کے واقعات کا علم بھی آسٹریلیا کے ہر گھر کو حاصل ہوتا رہتا ہے
 اس برقی ہوائی پیام سلسلہ کے ذریعہ سے حکمہ تعلیم
 حکمہ زراعت اور حکمہ حفظان صحت ہر قسم کے علوم عوام الناس
 کو گھر بیٹھے پہنچاتے رہتے ہیں۔ مثلاً حکمہ زراعت نے یہ مقرر کر رکھا
 ہے کہ بڑے بڑے مقامات میں ہفتہ وار لیکچر فن زراعت پر
 دئے جاتے ہیں۔ اور ان میں نئے نئے ترقی یافتہ طریقے۔ تخم
 ریزی۔ نلای کے بتائے جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کے ترقی یافتہ
 آلات کشادری کا علم دیا جاتا ہے۔ اپنے اپنے گھروں میں

آلات برقی کے ذریعہ سے سب لوگ یہ لیکچر سنتے ہیں۔ حکمہ زراعت
 نے یہ بھی انتظام کیا ہے کہ زمینداروں کی بستوں میں ہرگز
 پر زر و زمین کے نام سے ریٹیں جاتی ہیں۔ اور ۸۰ یا ۷۰ مختلف
 مشعبہ جات زراعت کا سامان ہم پہنچاتی ہیں۔ مثلاً گھوڑوں
 جو۔ مویشی۔ اشیائے خانہ داری۔ اعلیٰ قیمت کے تخم۔ طرح
 طرح کی کھادیں وغیرہ وغیرہ۔ اگر عورتیں خانہ داری کے علوم
 انہیں لیکچر دل سے حاصل کرتی ہیں۔ تو زمیندار نئے نئے کاشت
 کے طریقے سیکھتے ہیں۔ حکومت ہندوستان نے ہی حکمہ زراعت
 تحقیقات کا شعبہ جاری کیا ہے۔ اور اس نے بیشک قیمتی سہولت
 ہم پہنچائی ہیں۔ لیکن میں پوچھتا ہوں۔ کہ کھیا ہر زمیندار کو
 ہر محکموں میں یہ علم پہنچایا جاتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہاں لیسا ہوتا
 مشکل ہے۔ کیونکہ یہاں تو ہی حکومت نہیں ہے۔ آسٹریلیا میں
 ایک کسان دو جوڑی گھوڑوں سے ۲۰۰ اور ۳۰۰ سو
 ایکڑ کے درمیان رقبہ کاشت کر سکتا ہے۔

پولنگ کا طریقہ

آسٹریلیا میں فی شخص اوسط
 آمدنی سالانہ ۱۱۰۰ روپیہ ہوتی ہے۔ اور فی کس اوسط سرمایہ ۵۰۰ روپیہ
 روپیہ ہوتا ہے۔ ساتھ لاکھ آبادی آسٹریلیا کی ہے اس میں
 سے کم سے کم چالیس لاکھ ایسے آدمی ہیں۔ جن کا روپیہ سونگ
 بینک میں جمع رہتا ہے۔ اور یہ نظر حالات بالابالہ تعجب انگیز
 نہیں ہے۔ ان کے کاروبار میں باہم تعاون و اعتبار کا بڑا
 دخل ہے۔ اندرون ملک میں ریل پہنچی ہوئی ہے اور زرعی
 رقبوں کے لئے ہر اہل میل کے فاصلہ پر اسٹیشن بنے ہوئے ہیں
 فارموں اور اسٹیشنوں کے درمیان موٹر لاریاں سامان کے
 لائے لے جانے میں کام دیتی ہیں۔ تمام پیداوار پولنگ سٹم

مبارک نامہ مرحومہ

بقا پوری

مبارک نامہ بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری
 اگرچہ چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو کر اپنے والدین کو داغ جدائی
 سب گئی۔ اور اپنی سہیلیوں کی مجلس سونی کر گئی۔ مگر اپنی خوبوں اور
 خاص قابلیتوں کی وجہ سے احمدی خواتین کی تاریخ میں اپنا ہمیشہ یادگار
 نام چھوڑ گئی۔ جو ہماری بچیوں کے لیے بہت کچھ سستی آموز اور علمی میدان
 میں بڑھنے کے لیے راہ نمائی کا کام دیا۔ مرحومہ کے والدین کا بیان ہے
 کہ نہایت چھوٹی عمر سے ہی مرحومہ سے ایسی باتوں کا اظہار ہوتا
 تھا۔ جو ہونہار بردا کے چکنے چکنے پات کا ثبوت تھا۔ چار
 سال کی عمر میں مرحومہ نے قرآن مجید ناظرہ ختم کر لیا۔ تلفظ بالکسب
 درست تھا۔ اور روانی سے پڑھتی تھی۔ جب مدرسہ میں داخل
 ہوئی تو اچھا لڑکی کے گھر کی ضروریات کی دیکھی کئی ماہ
 تک اسے پڑھائی میں ناظرہ کرنا پڑتا۔ ہر جماعت میں اعلیٰ نمبروں
 پر پاس ہوتی رہی۔ گھر کا قریباً تمام کام اس کے سپرد تھا۔ جسے
 نہایت خوبی اور عمدگی سے سرانجام دیتی۔ ۱۹۱۷ء میں اس نے
 پرائمری پاس کی۔ اور اپنی پھوپھی مرحومہ کی فونڈنگ پر گئی جہاں
 سے اپریل ۱۹۱۸ء میں واپس آئی۔ مدرسہ انخواتین کی پڑھائی
 جنوری سے شروع ہو چکی تھی۔ اور اس میں ان خواتین کو داخل
 کیا گیا تھا۔ جو کافی علمیت رکھتی تھیں۔ مرحومہ نے اس سکول
 میں داخل ہونے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ اور باوجود مشکلات
 سے آگاہ کئے جانے کے اس کی طرف سے اصرار جاری رہا
 بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر
 ہو کر اس نے داخلہ کی التجا کی۔ اور حضور نے یہ خیال فرما کر کہ
 اگر جماعت میں نہیں سکی۔ تو خود تعلیم چھوڑ دینی۔ یہ ارشاد فرمایا
 کہ جماعت میں بیٹھ جا کرے۔ اتنی سی اجازت ملنے کی دیر تھی
 کہ مرحومہ نے نہ صرف سابقہ تعلیم کی کمی پوری کر لی۔ بلکہ مشاہی
 امتحان میں ۲۵ طالب علم خواتین میں سے سترہویں نمبر پر رہی
 اور فائنل امتحان میں سب سے گونے سبقت لے گئی۔ دوسرے
 سال تمام مضامین میں اول درجہ پر رہی۔ اور ہر مضمون میں
 اول رہنے کے انعامات حاصل کئے۔
 ۲۶ ستمبر ۱۹۲۰ء کو ۵ دن تھا۔ جب مرحومہ کے اس
 دنیا سے علیحدہ ہونے کے سامان پیدا ہونے شروع ہوئے۔
 یعنی تپ محرقہ میں مبتلا ہو گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ
 تعالیٰ کو جب اس کی بیماری کی اطلاع ہوئی۔ تو حضور راکتور
 ڈاکٹر حضرت اللہ صاحب کو ساتھ لیکر تشریف لے گئے۔ اور
 روزانہ ڈاکٹر صاحب سے جان دریافت فرماتے رہے۔ ڈاکٹر
 صاحب بھی نہایت ذبح اور سرگرمی سے علاج میں مصروف رہے۔

طرح کرتے ہیں۔ اور ہر ایک ہندوستانی مصلحتی اور خوشی کی
 زندگی بسر کرتا ہے۔ ہندوستانیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا
 جاتا ہے۔ جو ہندی پہلے سے وہاں آیا ہیں۔ ان کے ساتھ
 امتیاز رنگ کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔ البتہ یہ امتیاز ان
 کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے۔ جو اب غیر مالک سے آباد کاروں
 آتے ہیں۔ آسٹریلیا والے یہ نہیں چاہتے۔ کہ آباد کاروں
 کی آمد ملک میں آزادانہ ہو۔ کہ وہ یہاں آکر ان کی زندگی
 دو بھر کر دیں۔ اور شرح مزدوری کم کر کے سامان زندگی
 میں قلت پیدا کرنے کا سبب بن جائیں۔ ہندوستانی سیاح
 اور مسافروں کے ساتھ سلوک اچھا کیا جاتا ہے۔ تاہم میں
 نے وہاں کے لوگوں میں یہ بات ذہن نشین کی ہے۔ کہ
 ہندوستانی سلطنت برطانیہ کا جز ہیں۔ اس لئے آباد کاری
 کے معاملہ میں انہیں ترجیح دینا چاہیے۔
 ہندوستانیوں نے یہ بڑی غلطی کی ہے۔ کہ اکثر یہاں
 سے ہجر دگئے ہیں۔ اس لئے یہی ہندوستانی انگریزوں کو
 اس لئے ناپسند کرتے ہیں۔ کہ وہ یہاں ابن السبیل کی حیثیت
 سے رہتے ہیں۔ دوپہر کھاتے ہیں۔ اور پھر انگلستان بھاگ
 جاتے ہیں۔ آسٹریلیا میں ایسے ہندوستانیوں کو اسی بنا پر
 ابن السبیل سمجھتے ہیں۔ یعنی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کو اس ملک
 کی بہبودی سے کوئی پختہ سروکار نہیں ہے۔ آسٹریلیا والے جینیوں
 اور جاپانیوں کی آباد کاری سے قومی خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ لیکن
 میں نے ان سے بار بار کہا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کے ساتھ ایسا برتاؤ
 نہیں ہونا چاہیے۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ آخر کار اس میں کامیابی ہوگی۔
دور اطمینان میں درشتا انگریزی غرض موجود
 ان کی قومی حکومت ہے۔ جو عمدہ تعلیم دیتی ہے اور سکول
 سے لیکر اوپر تک تمام آدمی بحیثیت ایک پیمن کے کام کرتے
 ہیں (جیسے ہانکی یا کرٹک کاٹیم جس میں ہر شخص ایک ایک
 ڈیوٹی انجام دیتا ہے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتا ہے تاکہ
 فتح حاصل ہو) یہی وجہ ہے کہ یہ ملک مقدر جلد جلد ترقی کر رہا ہے اور
 آسودہ ہو رہا ہے۔ غریب اور امیر میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ جہاں
 دیکھو۔ دور اطمینان اور فارغ البالی نظر آتا ہے
 سر محمد حبیب اللہ نے اس تقریر کے خاتمہ پر یقین دلایا کہ
 اگر اہل ملک میرے ساتھ تعاون باہمی رضامندی اور اعتبار
 سے کام لیں تو میں ان کی خدمت کے لئے ہر وقت حاضر
 ہوں۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ ترقی تعلیم وغیرہ کی بعض تنجاذیروں پر
 غمزدیں۔ جو منظور ہونے پر راجح ہوں گی اور مفید ہونگی
 ذوالفقار علی خاں

کے ماتحت یعنی جماعتی انتظام کے ذریعہ سے ہندوستانیوں میں جانا
 ہے۔ جہاں سے اندروں ملک میں بھی جاتا ہے۔ اور ہندوستانیوں کو
 کو بھی بھیجا جاتا ہے۔ اس لئے مالک پیداوار کو گھر بیٹھے عمدہ سے
 عمدہ قیمت مل جاتی ہے۔ یہ نتیجہ باہمی اعتبار کا ہے۔ ہندوستان
 میں اس اعتبار کے بجائے آپس میں بے اعتباری اور بدگمانی
 ہے۔ پارٹیوں میں باہم اختلاف مقصد ہے۔ ہندوستانیوں
 میں باہم کشیدگی ہے۔ براہمن اور غیر براہمن کی ناگوار
 تفریق ہے۔ انوس کہ ہم اس دلدل میں پھنسے ہوئے
تعلیم ہندوستان میں تعلیم کا بڑا نقص اس کی
 طرز اور رفتار میں ہے۔ آسٹریلیا میں ابتدائی
 تعلیم جبری ہے۔ اور ابتدائی۔ دنیاوی تعلیم مفت دی جاتی
 ہے۔ ہر صوبہ دوسرے صوبہ کی حکومت سے معاملہ تعلیم میں
 بازی لے جانے کی کوشش لینے کرتا ہے۔
 آسٹریلیا میں تعلیم پرفی کس ۲۲۳ روپیہ سالانہ خرچ
 ہوتا ہے۔ یعنی ۱۸ پونڈ۔ پس ساتھ لاکھ نفوس کے لئے ۲
 (۱۴۵۸۰۰۰۰۰) روپیہ سالانہ خرچ کیا جاتا ہے۔ تعلیم
 ایسی دی جاتی ہے۔ کہ عام شعور میں ترقی ہو اور کاروباری
 زندگی کی تکمیل میں متین ہو۔ کہا جاتا ہے کہ ایک
 آسٹریلیا کسان انگریز کسان سے تنگنی پیداوار حاصل
 کرتا ہے۔ ہندوستان کے مزارعہ کو ان سے کوئی نسبت
 ہی نہیں ہے۔ ہندوستان کی تعلیم کا سطح نظر ہی کچھ
 نہیں ہوتا۔ اگرچہ تعلیم کا صیغہ منتقل شدہ صیغہ جات میں
 سے ہے۔ تاہم کالج کے لٹاب میں کتب کا انتخاب بہت
 غور سے کرنا چاہیے۔
وزرا کی ذمہ داری سر حبیب اللہ اس کے
 تعلیم و دیگر امور ان محکمہ تعلیم کو متوجہ کریں۔ کہ لڑکے اور
 لڑکیوں کی تعلیم صحیح اصولوں پر ہو۔ صوبہ جات کے وزرا
 تو زیادہ تر دو ٹوں کی فکر میں رہتے ہیں۔ تاکہ ان کی وزارت
 قائم رہے۔ بعض وزیر ایسے ہیں۔ کہ ان کی کوئی ذاتی رائے
 ہی نہیں ہے۔ ہمارے وزرا کو ہندوستانی ممالک کا سفر کرنا
 چاہیے۔ تاکہ انہیں معلوم ہو۔ کہ دوسرے ممالک میں وزرا کیا
 فرائض انجام دے رہے ہیں۔
آسٹریلیا میں ہندوستانی آسٹریلیا میں دو
 ہیں۔ جن میں اکثر پنجابی اور سندھی مسلمان ہیں۔ جو ابتداً
 میں بطور خلاصی اور بعد میں بحیثیت کاشتکار اور پھیری
 والے دوکاندار کے ٹھے ہیں۔ وہ کیلے کی کاشت بہت اچھی

لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دو اکی سا آخر ۱۹ اکتوبر کو تکلیف زیادہ بڑھتی گئی۔ اور مرحومہ نے اپنے والد مولوی محمد ابراہیم صاحب بٹا پوری کو تبلیغ کی خاطر کراچی مقیم تھے۔ بار بار یاد کرنا شروع کیا۔ اور کہا حضرت صاحب سے پوچھ لیا جاتے اگر حضور اجازت دیں۔ تو ان کو بلا لیا جائے۔ حضرت اقدس کی طرف سے اجازت لیکر مولانا بٹا پوری صاحب کو تار تو دیا گیا۔ لیکن مرحومہ کے متعلق تسلی بھی دی گئی۔ ۲۲ کو مرحومہ کی حالت زیادہ بگڑ گئی۔ اور رات کو ۱۲ بجے کے قریب اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی۔ **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** صبح حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا۔ کہ میت کو غسل دے کر مدرسہ اعلیٰ میں آیا جائے۔ مگر مولوی صاحب کے آنے تک تدفین نہ ہو۔ اور اپنے خاندان کی خواتین کو فرمایا۔ جاؤ جا کر اپنی سہیلی کو دیکھو آؤ۔ چنانچہ خاندان نبوت کی خواتین مرحومہ کو دیکھنے کے لئے تشریف لائیں۔ اور مرحومہ کی والدہ کو صبر و شکر کی تلقین کرتی رہیں۔ مولانا بٹا پوری صاحب جب شام تک نہ پہنچے۔ تو حضرت اقدس نے ڈاکہ صاحب سے فرمایا۔ اگر میت دوسری رات بھی رہ سکتی ہو۔ تو مولوی صاحب کا انتظار کر لیا جائے۔ ڈاکٹر صاحب نے اطمینان دلایا۔ اور میت دفن نہ کی گئی۔ مولوی صاحب رات کو آگئے۔ اور صبح حضرت اقدس نے بہت بڑے مجمع کے ساتھ جنازہ پڑھایا۔ دو تکبیریں پڑھ کر قبر تک تشریف لے گئے۔ اور دفن کرنے کے بعد آخری دعا کر کے واپس آئے۔

مرحومہ کے والدین نے ایسی قابل اور لائق بیٹی کی دنیا پر راضی برضا الہی ہونے اور صبر و شکر کرنے کا جو نمونہ دکھایا۔ وہ قابل تعریف اور اسلامی تعلیم کا سچا نمونہ ہے ملک عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل نے جو دوسری رات مرحومہ کی لاش کی نگہبانی پر مقرر تھے۔ بتایا۔ جب مولانا بٹا پوری صاحب ۲۳ اکتوبر کو مغرب اور عشا کے درمیان قادیان پہنچے۔ تو سیدھے میت کے پاس آئے۔ جو دفتر ایڈیٹر الفضل کے صحن میں رکھی تھی۔ مولوی صاحب نے اپنی بیٹی کے چہرہ کو کفن کھول کر دیکھا۔ پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور یہ الفاظ کہے۔ اچھا بیٹی امان اللہ۔ اس کے سوا ان کی زبان سے اور کچھ نہ نکلا۔ پورے ضبط سے انہوں نے آنسو روکے ہوئے تھے۔ مگر سینہ ہنڈیا کی طرح ابل رہا تھا۔ دفن کرنے کے وقت بھی ان کی یہی حالت تھی۔ جسے دیکھ کر حضرت اقدس نے فرمایا۔ مولوی صاحب کی توجہ یا تو کسی اور طرف بٹانی چاہیے۔ یا انہیں اچھی طرح رو دینے کا موقع دینا چاہیے۔ تاکہ صدمہ کا بار بھکا ہو جائے۔ یہ تو والد کی حالت تھی۔ عورتوں کی طبیعت

عام طور پر کمزور ہوتی ہے۔ اور والدہ کو لڑکیوں سے خاص طور پر زیادہ محبت ہوتی ہے۔ پھر ایسی بیٹی جو نہایت سلیقہ شعار و قابل اور والدہ کی خدمت گزار ہو۔ اس سے جس قدر ماں کو محبت ہو سکتی ہے۔ ظاہر ہے۔ لیکن مرحومہ کی والدہ نے بھی صبر و شکر کا بہت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اور سوئے **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** اور بیٹی حوالہ بخدا کے کوئی کلمہ زبان پر نہ لائی۔ خدا تعالیٰ مرحومہ کے والدین کو اس صبر و شکر کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ مرحومہ کی قابلیت اور ہوش مندی کو دیکھتے ہوئے حضرت اقدس کا ارادہ تھا۔ کہ اسے مکمل اعلیٰ تعلیم دلانی جائے۔ اور مدرسہ نسوان کے لئے بہترین وجود بنایا جائے۔ حضور نے تدفین کے وقت گفتگو فرماتے ہوئے اس کا اظہار کیا۔ اور یہ بھی فرمایا۔ مرحومہ کی عمر اگرچہ بہت چھوٹی تھی۔ اور ابتداء میں وہ بوجہ چھوٹے ہونے کے اتنا دوں سے پردہ نہ کرتی تھی۔ لیکن اس کی طبیعت میں خاص وقار اور سنجیدگی پائی جاتی تھی۔

حضور نے مرحومہ کی والدہ کو جو تعزیت نامہ ارسال فرمایا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضور کس شفقت اور نوازش سے اپنے ہدام کے رنج و الم میں شرکت فرماتے۔ اور دین کے لئے کسی رنگ میں مفید ثابت ہونے والے وجود کے متعلق حضور کو کس قدر توجہ ہوتی ہے۔ حضور نے حسب ذیل شفقت نامہ تحریر فرمایا۔
 کرمہ۔ السلام علیکم۔ صبح مولوی شیر علی صاحب نے گھر میں آ کر خبر سنا لی۔ کہ عزیزہ مبارکہ بیگم فوت ہو گئی ہے۔ **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ**۔ خدا کی مشیت سے کوئی چارہ نہیں۔ کل ڈاکٹر صاحب نے یہ تو بتایا تھا۔ کہ عزیزہ بہت کمزور ہو گئی ہے۔ لیکن اس امر کا ان کو بھی خیال نہ تھا۔ کہ کمزوری اس قدر زیادہ ہے۔ کہ موجب موت ہوگی۔ عزیزہ کی موت کا صدمہ آپ کو ہونا طبعی ہے۔ لیکن اس صدمہ میں بہت سے لوگ آپ کے شریک ہیں۔ کیونکہ مرحومہ ایک نہایت ہی ہونہار وجود تھیں۔ جس سرعت سے اس نے مدرسہ خواتین میں ترقی کی۔ جس سرعت سے بیچھے اگر اگلوں کو اس نے پیچھے چھوڑا۔ وہ ایسا حیرت انگیز تھا۔ کہ اس کی نسبت اچھی امید کا پیدا ہو جاتا کچھ قابل تعجب نہ تھا۔ کہ تعلیم نسوان میں عزیزہ ایک حقیقہ اور کارآمد وجود ثابت ہوگی۔ مگر تعلیم کے ساتھ عزیزہ کی طبیعت میں وقار بھی تھا۔ جو اس کی علمی ترقی کو اور بھی امید افزا و بنا دیتا تھا۔ خدا کی قدرت ہے کہ یکے بعد دیگرے مدرسہ خواتین کی دو ہوشیار طالب علمیں ہسم سے

رحمت ہو گئی ہیں۔ پہلے حبیبہ بیگم زحمت ہوئیں۔ چنانچہ نے عزیزہ کی طرح تھوڑے ہی عرصہ میں حیرت انگیز ترقی کی تھی۔ اور اب مبارکہ بیگم جس نے حبیبہ کے بعد مدرسہ کی بڑھالی میں گویا جان ڈال دی تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ عزیزہ کو اگلے جہان میں ان ترقیات سے حصہ دیں جن سے وہ اس جہان سے محروم کر دی گئی ہے۔ اور آپ کو اس نیک تربیت کی جزائے خیر دے جو آپ نے مرحومہ کی کی۔ اور جس کا نیک انجام اس دنیا میں ظاہر ہو رہا ہے۔

ہر عزیز کا چھڑا ہونا شاق ہوتا ہے۔ لیکن ایسے عزیز کا چھڑا ہونا بہت ہی شاق ہوتا ہے۔ جس کے نشوونما میں ہی ترقی اور رشد کے آثار ظاہر ہو رہے ہوں اور عزیزہ کی وفات آپ کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ مرے لئے بھی اور اس کے سب استادوں کے لئے بھی نہایت ہی صدمہ اور تکلیف کا موجب ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہاں چھیل۔ رات کو دس گیارہ بجے یکدم میرے دل پر یہ فقرہ القا کیا گیا۔ کہ آج رات عزیزہ کا انتقال ہو جائیگا۔ میں نے اسے ایک انسانی دوسرے سمجھ کر بار بار اس خیال کو دور کیا۔ مگر وہ اس طرح دل پر مستولی ہوا کہ صاف معلوم ہوتا تھا۔ کہ انسانی خیال نہیں۔ بلکہ ایک بالاسنی کیفیت سے القا ہے۔ والسلام خاکسار مرزا محمود احمد

ایک مغز عیسائی کا قبول اسلام

کرمی و معظی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر بجا لاتا ہوں۔ کہ مدت دراز تک عیسائی رہنے کے بعد اس نے مجھے توفیق عطا کی ہے۔ کہ میں آج بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۲۷ء بوقت ۷ بجے صبح مسجد احمدیہ لاہور میں مولوی عبدالغفر صاحب امام مسجد کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو گیا ہوں میں نے کافی عرصہ تک سوچ کر سمجھ لیا ہے۔ کہ عیسائیت نجات کے لئے نشتی نہیں دے سکتی۔ اور یقین کر لیا ہے کہ اسلام ہی سچا دین ہے۔

میرے اس عریضہ کو اخبار میں شائع کریں۔ اور میں تمام احمدی احباب سے دعاء کے لئے ملتجی ہوں۔ والسلام
 خاکسار ظہار سپ خاں۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔
 انگلش ماسٹر رنگ محل۔ مشن ہائی سکول لاہور۔

استشارات

کان کی مسام بہاریوں

نیٹ بہار میں کم سننے۔ کان بچوں یا بڑوں کے سینے بھاری
 درد دم۔ زخم خشکی کھجلی آواز میں ہونے وغیرہ پر صغیر دنیا پر شری
 اکیر دوا صرف بلب اینڈ سنو می بیست کار دغن کر مات ہے جن
 ہزار ہا انگریز اور ڈاکٹر لٹو ہیں۔ بصرہ۔ بغداد۔ سادقہ۔ افریقہ وغیرہ
 تک جس کی خاص شہرت ہے۔ تی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (پہلے)
 ملک ہند میں تین شیشی طلب کرنے پر محمولہ ڈاک معاف۔ دہوکہ بازوں
 سے ہوشیار رہنا پورا پورا احتیاط لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔
بہارن کی دوا بلب اینڈ سنو می بیست - یو۔ پی۔

بار بار کے تجربے کے بعد

لوگ کیا تحریر کرتے ہیں؟

"آپ کی عرق طحال دودھ منگانی۔ خدا کے فضل سے بڑی فائدہ مند
 ہوئی۔ براہ غنایت دیشی اور روانہ کریں"
 (امیر حسین عونت محرم صاحب) از شہرہ اردھ
 "آپ کی دوائی تلی ہمیشہ فائدہ دیتی رہی ہے۔ اور میں جس جگہ جاتا
 رہا ہوں۔ سنگت نامہ ہوں۔ دد عمد شیشی اور روانہ کریں۔
 (مستری محمد دین صاحب) از لاہور کاٹھ
 "جود دیشیاں عرق طحال کی منگوائی تمہیں۔ جگہ بہت
 فائدہ کیا۔ دوشیشیاں اور روانہ کریں"
 (سید ابن حسن صاحب) از بجنور
 "میں نے آپ کی دوائی عرق تاپ تلی کئی اشخاص پر آزمائی اللہ
 کے فضل سے سب کو صحت ہو گئی۔ واقعی آپ کی دوائی اکسیر"
 (جناب شیخ محمد حسین صاحب) سببج جو نیاں
 غیر یقینی دوائیوں کے بجائے آزمائی ہوئی مجرب آئی ہے
 فائدہ اٹھاؤں قیمت تین شیشی (دو تین شیشی) محمولہ ڈاک بہرہ
 منہ کا پتہ۔ حافظ غلام رسول میڈیکل ہال نمبر اوڑھی آباد خجا

تخانیفستان اور

مشہد لنگیاں اور شپاوری کلاہ

ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی دیشاوری لنگیاں مشہدی رو
 لیدی سوٹ کے مشہدی فتادیز۔ کلاہ پشاوری و بخاری اور
 قیمت پر ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں۔ مال پسند آنے پر
 کاکر قیمت داپس و بجائیگی۔ یا اس کے بدلے حسب نشا و خرد
 کو دوسری چیز دیا جائیگی۔
 آمٹنہ
 میا محمد غلام حیدر احمدی جنرل مرنٹ بازار اکرم پورہ شہر

تے اولادوں کو اولاد!

بچہ کے مختلف مقامات مثلاً سیکوٹ گوجرانو اور جاندھر۔ بھرہ۔ مایکوٹ
 لہریاں قاریان وغیرہ میں والدہ صاحبہ نے بیسیوں بے اولاد عورتوں کا
 علاج کیا ہے۔ چنانچہ وہ عورتیں جو کئی کئی سال سے بے اولاد تھیں والدہ
 کے علاج سے آج کئی کئی بچوں کی مائیں ہیں۔ لہذا اگر آپ اولاد کی خواہش
 ہیں۔ تو ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت تین کس صرف ملے
 علاوہ محمولہ ڈاک (نوٹ) آرڈر دیتے وقت مفصل حالات تحریر فرمادیں جو کہ
 پوشیدہ رکھے جائینگے۔ سید خواجہ علی قادیان ضلع گورداسپور پتہ

رشتہ کی ضرورت

ایک صاحب جاہ اور جاہل دست جن کی پہلی بیوی فوت
 ہو چکی ہے۔ نکاح ثانی کے خواہاں ہیں۔ عورت خواہ بیوہ ہو
 مگر ہو۔ بی کے علاقہ کی مفصل حالات و شرائط بذریعہ خط و کتابت
 لکھ جاسکتے ہیں۔ ب۔ معرفت اکمل قادیان

موقعہ کی زمین

معد دار الفضل مشرقی متصل کوٹھی حضرت میاں شریف
 صاحب زمین آبادی کے اندر ایک کنال زمین فروخت ہوتی ہے
 خط و کتابت تصفیہ نرخ بنام ب۔ معرفت اکمل قادیان

زندگی کی بہار۔ صحت بہار

بہارے ناظرین آج کل دنیا میں دوا فروشوں کی کمی نہیں ہے۔
 براہ ہر بانی ہماری عزیز اچھی سے بھی کچھ چیزیں منگا کر ملاحظہ فرمائیں
 پسند نہ آنے پر اچھی کو واپس کر سکتے ہیں۔

میرا چینی درجہ اول	تین آنہ	میرا درجہ دوم	تین آنہ
جدو در خطائی	۸	ست سلاجیت گلگتی	۸
زعفران کشمیری خالص	۸	زیرہ سیاہ	۸
بہیدانہ عمدہ	۸	گل بنفشہ غرقی	۸
چھدکا اخروٹ سنہر	۸	اجوائن خراسانی	۸
خشک	۸	گل بنفشہ خالص	۸
مغز اخروٹ سفید	۸	مغز بادام شیریں	۸
سنبل الطیب یعنی باجھرا	۸	تلخ	۸

ضرورت ہے

امیدواروں کی جو ٹیلیگراف ڈائٹیشن ماسٹری کا کام رہا
 کوٹھنٹ و محکمہ نہر کی ملازمت کے لئے سیکھنا چاہیں۔ کراچی ریل
 کالج دیگا۔ قواعد ۲۲ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔
امپریل ٹیلیگراف کالج دہلی

موقعہ کی زمین

معد دار الفضل مشرقی متصل کوٹھی حضرت میاں شریف
 صاحب زمین آبادی کے اندر ایک کنال زمین فروخت ہوتی ہے
 خط و کتابت تصفیہ نرخ بنام ب۔ معرفت اکمل قادیان

علاوہ ازیں بہت سی چیزیں اچھی سے مل سکتی ہیں تفصیل مندرجہ بالا
 اشتیا و بزرگی دی پی۔ پارسل روانہ خدمت ہوگی محمولہ ڈاک ملا
 ہوگا۔ تاجران کیلئے خاص رعایت نہرست مختصر مفت
آمٹنہ

زندگی آلات و دیگر مشینری

مثلاً کی مشہور و معروف چارہ کتیری مشین ڈوٹ کے آہنی راکٹ انگریزی
 میلہ جات فلور ملز خراس میں لکھیاں سیویاں اور بادام روغن نکالنے
 کی مشینیں منگائے کیلئے ہماری با تصویب قیمت مفت طلب فرمائیے۔
 ایم عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز محمد یونس بلڈنگ بمبائے

فروخت مکان

معد دار الفضل مشرقی متصل کوٹھی حضرت میاں شریف
 صاحب زمین آبادی کے اندر ایک کنال زمین فروخت ہوتی ہے
 خط و کتابت تصفیہ نرخ بنام ب۔ معرفت اکمل قادیان

اسٹریٹ لٹریچر

اخبار الفضل کا مکن سنٹ جڑے فروخت موجود ہے۔ جلد اول
 تا جلد ۱۲ بلا جلد ۱۲ شہید الاذمان کا مکن سنٹ۔ جلد ۱۲ تا جلد ۱۲
 فروخت موجود ہیں۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔
خواجہ عبدالرحمن کلرک الفضل قادیان

فروخت مکان

معد دار الفضل مشرقی متصل کوٹھی حضرت میاں شریف
 صاحب زمین آبادی کے اندر ایک کنال زمین فروخت ہوتی ہے
 خط و کتابت تصفیہ نرخ بنام ب۔ معرفت اکمل قادیان

ہر ایک اشتہار کی صحت کا ذمہ دار خود مشہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

تلوار

احمدی احباب کو شہدہ ہو۔ کہ ہم نے سرکار عالیہ سے لائسنس حاصل کر کے تلواریں بنانا شروع کر دی ہیں۔ ہمارے کارخانہ میں جو جنگ میں سرکاری تلواریں بنتی تھیں۔ جو بہت مقبول ہوئیں۔ اور ان خدمات کے لئے میں ہمیں سندس اور دوبارہ لائسنس گورنمنٹ کی طرف سے عطا کیا گیا ہے۔ ذی استطاعت احمدی احباب کی خدمت میں تلوار ہے۔ کہ ہمارے کارخانہ سے تلواریں خرید کر گورنمنٹ کی عطا کردہ عام اجازت سے جو فضیلتوں کو مرحمت کی گئی ہے۔ استفادہ کریں ایسی اعلیٰ ارزاق تلواریں کسی دوسرے کارخانہ سے نہیں مل سکتی۔ اور ہم نے خاص رعایت محدودہ عرصہ کے لئے رکھی ہے۔ تباہی کے احباب اس موقع سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ اس نازک زمانہ میں جبکہ ذاتی حفاظت کی اور قوم میں جرأت اور دلیری پیدا کرنے کی بہت سخت ضرورت ہے۔ مسلم اے اپنا فرض قرار دیں تا آنے والی نسلوں میں جرأت اور بہادری اور اعتماد کے خصائل پیدا ہوں۔

المشہد
اے۔ جے۔ فضل احمد بیڈنہ نمبر بھیرہ۔ ضلع ستاپور۔

اس سے بڑھکر اور کب شہادت ہو سکتی ہے
سرمہ کے تمام اشتہار دینے والوں کو چیلنج۔ کوئی اشتہار دینے والا اسکے مقابلے میں اس قسم کی سبکدوشی

تریاق چشم حسبرو

کے متعلق ہندوستان بھر کے بہت بڑے خاص ماہر امراض چشم ولایت کے سند یافتہ ڈاکٹر کیپٹن۔ ایس۔ اے فاروقی (سرکاری اعلیٰ افسر) ایم۔ ڈی۔ ای۔ ایس۔ کا سارٹیفکیٹ (مترجمہ) میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مرزا حاکم بیگ ساکن گجرات (پنجاب) کے تیار کردہ تریاق چشم کو میں نے اپنے چند بیماریوں پر آزمایا۔ اور اسے آنکھوں کے زخم۔ پانی بہنا۔ اور لکروں کے لئے بہت مفید اور موثر پایا۔ اس کے اجزاء امراض چشم کے علاج کے لئے بہت مشہور ہیں۔ اور ان اجزاء کی مقدار ہر طرح سے صحیح اور ٹھیک نسبت سے ملائی گئی ہے جو جگہ کے تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریقہ کے مطابق صاف اور مستحضر ہے۔ دستخط (ایس۔ ایم۔ فاروقی کیپٹن ایم۔ ڈی۔ ای۔ ایس۔ اوپٹیکل سپیشلسٹ) خاص ماہر امراض چشم

نوٹ:- قیمت تریاق چشم (درجہ بڑا) پانچ روپے فی تولہ اور محصول ڈاک علاوہ موازی ۸ روپے خریدار سے

مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (درجہ بڑا) گڑھی شاہد ولہ صاحب گجرات پنجاب

<p>(اشہار زیر آرڈر ۵ - قاعدہ ۲۰ - منابطہ دیوانی)</p> <p>بعدالت جناب خالص صاحب بیڈنہ شاہ صاحب آبریری سب حج بہادر امرتسر</p> <p>۱۱۹۳ بابت سال ۱۹۲۴ء</p> <p>گواہان دلہاموں قوم جنگل سکند سلطانہ ذمہ تفصیل امرتسر مدعا علیہ</p> <p>دعوے اسامیہ</p> <p>مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ تفصیل من سے دیدہ و نسبت گریز کرتا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور محکمہ ہذا میں بتاریخ ۲۴ نومبر ۱۹۲۴ء کو حاضر نہ آئے گا۔ تو کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔</p> <p>آج بتاریخ ۲۴ نومبر ۱۹۲۴ء کو یہ ثابت دستخط ہمارے امد عمر عدالت سے جاری کیا گیا۔</p> <p>(دستخط حاکم - امر عدالت)</p>	<p>(اشہار زیر آرڈر ۵ - قاعدہ ۲۰ - منابطہ دیوانی)</p> <p>بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب بی۔ اے۔ سب حج بہادر ونگہ ضلع گجرات</p> <p>نمبر مقدمہ ۱۱۲۳ - بابت سال ۱۹۲۴ء</p> <p>پیاد اسٹنگہ ولد جینڈا اسٹنگہ - ارڈرہ سنگہ گوریلہ تحصیل کھاریاں</p> <p>بنام</p> <p>فتح علی خاں ولد احمد علی قوم چیمہ سکند چیمہ منقل گوریلہ</p> <p>دعوے اسامیہ بر دے تمسک</p> <p>مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ کی تفصیل منطوقی طریق سے ہوئی بہت مشکل ہے۔ لہذا اس کے خلاف ہر شہادت ذمہ دار</p> <p>۵ - قاعدہ ۲۰ - منابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۱۴ نومبر ۱۹۲۴ء کو حاضر عدالت ہو کر جواب دہی مقدمہ کی نہ کرے گا۔ تو خلاف اس کے کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔</p> <p>آج بتاریخ ۲۴ نومبر ۱۹۲۴ء کو ہمارے دستخط اور عمر عدالت سے جاری کیا گیا۔</p> <p>(دستخط حاکم - امر عدالت)</p>	<p>(اشہار زیر آرڈر ۵ - قاعدہ ۲۰ - منابطہ دیوانی)</p> <p>بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب حج بہادر - ونگہ</p> <p>۱۱۹۳ بابت سال ۱۹۲۴ء</p> <p>گواہان چند دلہ نام اس وغیرہ سکند ونگہ - مدعیان</p> <p>بنام</p> <p>کرم الہی ولد شمس دین سکند کوہیاں حین مدعا علیہ</p> <p>دعوے اسامیہ ۹۸۶/-</p> <p>مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ تفصیل من سے دیدہ و نسبت گریز کرتا ہے۔ لہذا اس کے خلاف اشتہار ذمہ دار قاعدہ ۲۰ - منابطہ دیوانی کے جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۱۶ نومبر ۱۹۲۴ء کو حاضر عدالت ہو کر جواب دہی مقدمہ کی نہ کرے گا۔ تو خلاف اس کے کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔</p> <p>آج بتاریخ ۲۴ نومبر ۱۹۲۴ء کو ہمارے شہادت دستخط اور عمر عدالت سے جاری کیا گیا۔</p> <p>(دستخط حاکم - امر عدالت)</p>
---	--	---

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۲ نومبر - آریہ سماج کی مجلس منتظم نے ہندو آزادیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ۲۳ دسمبر کو یوم شہداء مندا سناویں۔

لہریا نہ ۴ نومبر اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مولوی حبیب الرحمن صاحب کی اپیل خارج ہو گئی ہے۔ پراگشلا ۳ نومبر - یکم نومبر کی شام کے پانچ بجے سے نیکر ۲ نومبر کی صبح کے ۵ بجے تک ہولناک طوفان بادلوں کا دور دورہ رہا۔ ہندوؤں کے ریلوے سٹیشن کی عمارتیں عموماً ہلنوش کی طرح اڑتی نظر آئیں۔ اٹاپا پانی کے سنگل پیزند زمین پر گئے۔ وڑھی ٹٹا کے برآمدے کی چھت کی اینٹ سے لڑکھائی ہوئی۔ تین چار ریلوے اسٹیشنوں کو خفیف نقصانات پہنچے۔ گورنمنٹ اور ریلوے ٹیلیگراف کے متعدد کھنڈے اکھڑ گئے۔ اس صبح کا سہلہ تار ڈیلیفون بالکل خراب ہو گیا کسی مسافر کی جان کو نقصان نہیں پہنچا۔

پٹنہ ۲ نومبر - ایڈیٹر پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ۱۰ نومبر کو بنگالہ گورنمنٹ کے سالانہ جلوس کے موقع پر جس کو گورنمنٹ شاہی جلوس کہتے ہیں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں مولیٰ حساد ہوا۔ تین آدمیوں کو خفیف زخم لگے۔ تعفیل ابھی تک معلوم نہیں۔

لاہور ۲ نومبر - معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر آجس جریوہ نے ہندوؤں کی عداوت کے خلاف اپیل کیا ہے۔ اس پر ہندوؤں نے پشاور وغیرہ کے مسلمانوں کی امانت سے لاسٹ روزانہ کو دیا جائیگا اور وہ کسی خاص فرقہ کی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کی ترجمانی کرے گا۔

اندور میں ایک مسجد کے پاس ایک مال مزدور کے گھر کے سامنے ایک چھوٹی سی ڈبیا میں بمب بند کر کے رکھا گیا۔ گھر کے مسکنوں نے جب اسے کھولا تو اس میں سے زڈ کی آواز آئی اور کھولنے والے کی انگلیاں زخمی ہو گئیں۔ گورنمنٹ کے خزانہ سے دو ہزار روپے کی ٹکٹ ہو مشیار پور کے خزانہ میں لائے جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں پوری ہو گئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

۱۹۲۵ء کا ذیل پیرائز پر وینس جاس فیسی گیسٹریورسٹی کو پین ہیگن کو ملا تھا۔ لیکن اب کے لینے شکوہ میں پر وینس دیگر فاس کے جو ریگ ڈائنا یورسٹی کو پیش کیا گیا ہے۔

میاں سرفضل حسین صاحب ۱۴ نومبر کو مارسیلیہ

مالک عتبہ کی خبریں

لندن یکم نومبر مذاکرات دربارہ نظر ثانی پر معاہدہ عراق و برطانیہ عہدگی سے جاری ہیں۔ مگر خیال گذرتا ہے کہ یہ سلسلہ فوراً ختم نہ ہوگا۔ آج منام کو دفتر مستمرات میں نمائندگان عراق و برطانیہ پھر گفت و شنید میں مصروف ہیں۔ بیت المقدس ۳۱ اکتوبر - حکمہ امور عامہ نے اب سہ ماہی طور پر پیکل سلیبانی کے گنبد کو جو عمارت مذکور کے اس حصہ کا نام ہے جس کا تعلق کلیسا کے یونان سے ہے۔ قابل انہدام قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں اس عمارت کو بھی مخدوش قرار دیا ہے جس کو اصطلاحاً قلب دنیا کہتے ہیں۔ ان مقدس عمارتوں کو گذشتہ زلزلہ کی وجہ سے صدمہ پہنچا تھا۔ فی الحال جس قدر جلد ممکن ہو سکے گا۔ ایک عارضی چھت تعمیر کر دی جائے گی۔ مگر تعمیر کا پورا حصہ آئندہ فصل بہار تک طوری رہے گا۔

ہوٹا ۳۰ اکتوبر مقام پنا رڈ لریوں کے قید خانہ کے تاشائی لوگ واپس جا رہے تھے۔ کیونکہ یہاں ایک شخص کو بھرم قتل بھانسی دگئی تھی۔ لاش اسپر پچر پر رکھی ہوئی تھی اور لوگ تماشہ دیکھ کر جا رہے تھے۔ اسی اثنا میں ذوقاً لاش میں حرکت ہوئی اور مردہ زندہ ہو گیا۔ اور جان بچا کر بھاگنے لگا۔ سپاہیوں نے چاروں طرف سے گھیرنا چاہا۔ مگر وہ ان سے شیرینی طرح لایا۔ بالآخر منسوب ہو گیا۔

اس بھرم کو دوبارہ بھانسی گھر میں لیا کر برقی کرسی پر بٹھایا گیا۔ اور دوبارہ شین چلائی گئی۔ جسم کو ۲۲ منٹ تک اسی حالت میں رکھا گیا۔ جسے کہ جان نکل گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ بھانسی دینے والی شین کے پرزدوں میں کوئی نقص واقع ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے بھانسی پوری طرح نہ دیا سکی تھی۔

لندن یکم نومبر - مسٹر شاہ پوری سکنتوالہ ہندوستانی ممبر پارلیمنٹ ماسکو کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ روس کے لوگوں تک ہندوستان کے مزدوروں اور کسانوں کا پیغام پہنچائیں گے۔

شاہی کمیشن کے ارکان کے متعلق ہنوز کوئی قطعی اعلان نہیں ہوا۔ لیکن باخبر حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس میں حسب ذیل اشخاص شامل ہوں گے۔

- (۱) سر جان کین - صدر (۲) لارڈ برن ہیم مشہور مالک اخبار
- (۳) مسٹر لین فاکس - وزیر معاون (۴) مسٹر سٹون ڈیس
- حزب البعالی سابق وزیر جنگ (۵) آرنیل ای - سی - جی کیڈ
- گین بیرسٹر رکن پارلیمنٹ

روانہ ہونگے۔ اور ۵ نومبر کو بمبئی پہنچیں گے۔ دہلی ۱۴ نومبر - آریہ کانگریس میں شمولیت کی غرض سے اس وقت تک آٹھ ہزار اصحاب یہاں آ چکے ہیں۔

لاہور ۲ نومبر - پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات ۱۹۲۵ء کیلئے حسب ذیل تاریخیں مقرر ہوئی ہیں۔

نام امتحان	تاریخ جبکہ امتحان شروع ہوگا
مسٹر کولین اسکول یونگ ایف۔ اے	۲۸ مارچ ۱۹۲۵ء
بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل	۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء
بی۔ ایس۔ سی۔ ایم ایس۔ سی	" "
بی۔ ٹی	۲ اپریل
فارسی سنسکرت و عربی کے مخلص امتحان	۱۸ مئی
در نیکر امتحان	۲۲ جون
شعبہ زراعت کے امتحان	یکم سنی
شعبہ قانون کے امتحان	۴ جون
شعبہ طب کے ابتدائی امتحان	اکٹوبر
ایم۔ بی۔ بی۔ ایس	۳۰ اپریل

لاہور ۲ نومبر - معلوم ہوا ہے۔ کہ دیو گڑھ صوبہ بہاڑیا جو ہتھیار اور گولی بارود برآمد ہوتی تھی اور زمین منگالی نوجوان گرفتار ہوئے تھے۔ اس کے سلسلے میں لاہور کی خفیف پولیس نے متعدد رسکافوں کی تلاشیاں کیں۔ جن میں ہندو سا ہتھیاروں کا دفتر مشورے پندرا دریا گنگر اور مشرک گنگر تھانہ سا ہتھیاروں کا دفتر شہنشاہی سیاسی مصیبت زندگان کے مکان میں شام میں تاشیاں کئی گھنٹے متواتر ہوتی رہیں۔ جن میں پولیس نے ہندو تحریکات حاصل کیں۔ ان تحریکات کا باقاعدہ جائزہ ہوا ہے۔ کراچی ۲ نومبر گذشتہ نصف شب کے قریب اسی یا تو سے ماہی گیروں نے ملکہ ایک زبردست ذیل مچھلی پکڑی۔

ذیل اور ماہی گیروں میں چار روز تک شب و روز ایک کٹنگ جاری رہی۔ جس کے اثنا میں ایک مرتبہ تمام لوگ دس میل تک کھچے چلے گئے تھے۔ مچھلی کا طول ۳۰ فٹ اور اس کا دور تقریباً ۲۰ فٹ ہے۔ وزن تقریباً ۲۵ من ہے۔ اس کی قیمت کے متعلق کئی ہزار روپیہ کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ امرت سر ۱۴ نومبر - شرد سنی گوردوارہ پر بندھک کیٹی نے شکستہائی کو ایک دفعہ دیکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو وہاں کے اکالیوں کے باہمی تفرقات کا تھفیفہ کرائے گا۔ دذو غالباً سردار کھنک سنگھ کی زیر سرکردگی جانے کا مشرقی مالک اور کنیڈا کا دورہ بھی کرے گا۔ جہاں سکھ آباد ہیں۔ تاکہ مذہبی پروگنڈا کیا جائے۔